باسمہ سبحانہ

قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا

بحمدہ مجموعۂ خیر و برکت و دلیل متین متبعین سنت یعنی فتوی مشتمل بر تحقیق و اثبات جواز مولد شریف و بیعت

ہدیہ

۱۳۰۶

زبدۃ العلما عمدۃ العرفا مولانا حافظ ابو الحامد

حسب الامر عالی مناقب جناب منشی عبد العلی صاحب دام اقبالہ باہتمام سیدان احمد علیخان

در مطبع ... احمدی لکھنؤ مطبوع گردید

سنہ ۱۳۰۶ھ

فہرست مضامین عالیہ رسالۂ نادرہ وصحیفہ بہیہ مسمے بہدیہ حمیدیہ

فقد جاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا
رسالہ حمیدیہ
حسب فرمایش عظیم الشان رفیع المکان عالی مناقب جناب منشی محمد عبد العلی صاحب دام اقبالہ

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين

بسم الله الرحمن الرحيم

خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست

میں کس زبان سے حق سبحانہ جل شانہ کی حمد ادا کروں ٭ یا جناب رسالتمآب اون کی
[illegible] مدح و ثنا کروں ٭ نہایت درجہ نادم ہوں کہ میری زبان کو اسکا یارہ نہیں ٭
بجز اظہار [illegible] نعمتوں کا احصا نہیں ٭ ادہر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی رحمتوں کی انتہا نہیں ٭ کہاں سے گویائی [illegible] مضامین لاؤں ٭ جو
لوگ تمام عمر اسی سے رطب اللسان ہوے ٭ انجام کار عاجز و حیران ہو
ذاکرین خدا کا کیا کہنا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا جنکے حق میں شاہد ہے ٭ تعالی
اللہ مداح رسول اللہ کا کیا پوچھنا تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ جنکی شان میں وارد ہے ٭
خاصةً جسکو تھوڑی سی بھی محبت سرور انبیا حاصل ہے ٭ بمعانی مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَكْثَرَ

ذکر کہ وہ آپ کے ذکر خیر مین شاغل ہی٭ اور جسکو مغوی نے احاطہ بغض مین گھیر لیا٭
اس امر خیر سے اوس نے منہ پھیرا٭ لاریب جو مداح نبی عربی ہی٭ اوسیکے لیے صلاح
وفلاح دنیوی واخروی ہی٭ کامل الایمان اسکو وسیلہ نجات جانتے ہین٭ بخوبی
اپنے مطلوب مقصود کا چہرہ پہچانتے ہین٭ عشاق رسول ایک ایک حرف پر جان فدا
کرتے ہین٭ عین وجد مین خدا خدا کرتے ہین٭ واقعی اگر مداح رسول اللہ دنیا مین
نہ آتے٭ اور علماے دین محفل میلاد شریف کی ترغیب نفرماتے٭ تو بارہ سو برس
کے بعد کوئی شخص عامی رسول اللہ کا پہچاننے والا نہوتا٭ اوس شفیع روز جزا کا جاننے
والا نہوتا٭ خصوصاً جب سے ضعف اسلام طاری ہوا٭ دریاے شرک وکفر
وطغیانی جاری ہوا٭ لوگون کو آنحضرت صلعم کیجانب سے غفلت ہونے لگی٭ مناہی
شرعیہ کی کثرت ہونے لگی٭ اس محفل اقدس کا رواج ہوا٭ جسنے یہ نفع عام بخشا٭
کہ ہر مقام کے عوام وخواص معجزات باہرات وفضائل جلیلہ وفواضل جمیلہ
وعجائب ولادت وغرائب رضاعت جانتے ہین٭ جیسا کہ چاہیے آنحضرت علیہ
الصلوۃ والتحیۃ کو مانتے ہین٭ یہہ وہ ذکر خیر ہی کہ ہر زمانہ کے علما اسکو پسند
کرتے آئے٭ اور اسکے منافع اپنے کتب مین تحریر فرمائے٭ اور بانیان محفل
اقدس نے جو ثمرات پائے٭ اوسے دیکھکر منکرین شرمائے٭ مگر چونکہ یہ زمانہ قرب

قیامت ہی۔ شرور و اشرار کی کثرت ہی۔ امور خیر کے بند کرنے مین کوشش کیجاتی ہی۔ جو ضعف اسلام کو بڑہاتی ہی۔ جب اس امر خیر کے جاری ہونے پر بعض مخالفین رشک کرنے لگے۔ اسکے منانیکا دم بھرنے لگے۔ کوئی شرک ٹھرانے لگا۔ کوئی بدعت سیئہ بتانے لگا۔ بمصداق الحق یعلو ولا یُعلٰی اس طور پر اسکا ثبوت ہوا۔ کہ بعض کو اقرار اور بعض کو سکوت ہوا۔ چنانچہ کچھ زمانہ ہوا ہی ابھی کا یہ ماجرا ہی۔ کہ قصبہ کرسی ضلعہ بارہ [illegible] دیندار محب رسول مختار نے محفل اقدس میلاد شریف کو آراستہ کرنیکا ارادہ کیا اس امر خیر مین حوصلہ اپنی ہمت سے زیادہ کیا۔ ایک شخص نے بدعت و ناشروع ٹھراکے منع کیا۔ اور گفتگو مین جواز بیعت پیران طریقت کا انکار بھی ظاہر ہوا۔ بمجرد اس قیل و قال کے بعض محبان رسول کریم نے دونو امر کا استفتا کیا۔ سعادت جاوید سے اپنا دامن امید بھر لیا۔ جواب باصدق و صواب اسکا قلم برداشتہ جناب فیضماب زبدۂ علمای عظام عمدۂ صوفیہ کرام مسند آرای شریعت زینت افزاے طریقت استاذی و مقتدائی حضرت مولانا حافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب دام بالفیوض والبرکات والمواھب خلف رشید جناب ولایت انتساب سلطان الاولیا برہان الاصفیا

۵ حق بات خود بلند ہوتی ہی اور بلندی کی نہین جاتی ۱۲

۴ ہمیشہ یہی مضمون اور یہی تزئین اور بزرگیون کے ساتھ ۱۲

مقتدای آفاق شیخ العصر علی الاطلاق اکمل الکاملین افضل الفاضلین
برگزیدہ درگاہ خداوند رحیم قطب الوقت حضرت مولانا حافظ
شاہ ابوالحیار محمد عبد الحلیم صاحب قدس سرہ الکریم
فرنگی محلی لکھنوی نے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھ ایسا تحریر
فرمایا کہ منکر کو بجز اقرار و اعتقاد کچھ نہ بن آیا پھر اوسپر تمام علمای فرنگی
محل و دیگر علمای مشاہیر کے مواہیر ثبت ہوئین، تصدیق کی
عبارتین تحریر کی گئین، جب یہ منطوق واجب الوثوق بمواہیر
و مواثیق علمائے معتمدین طیار ہوا، اس عاجز مسکین خادم الطلبہ
محمد نصیر الدین ابن مورد مراحم لم یزلی جناب شیخ رحیم الدین
صاحب بلہروی اصلح اللہ حالہما و خیر مآلہما نے بغرض
اشاعت بصورت رسالہ اس کو تحریر کیا، اور عبارات عربیہ
کا ترجمہ حاشیہ پر بزبان اردو عام فہم چڑہایا، اور جناب مولانا
صاحب نے نام اسکا ہدیہ حمیدیہ تجویز فرمایا، اگرچہ اس بارہ
مین چند رسائل پیشتر بھی تحریر ہوکے مشتہر ہوچکے ہین، جنکو
دیکھکر اہل عناد اپنی کم فہمی و سوء عقیدت کو روچکے ہین

لیکن یہ رسالہ ایسا تحریر ہوا، کہ جس نے دیکھا صل علے پڑھا،
زیادہ تعریف کی اس مختصر مین گنجایش نہین، روضۂ رضوان
محتاج پیرایش نہین، جسوقت ناظرین با تمکین چشم اعتقاد سے اسکو
مطالعہ فرمائین گے، سعادت ازلی اور حسن عقیدت سے حظ وافر
وبہرہ متکاثر پائین گے، اور جو اخوان اسلام باصدق وصفا
انصاف کو کام فرمائین گے، تعصب واعتساف کو کام مین نہ لائینگے
راہ حق کو حق جانین گے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی
نجات کا وسیلہ گردانین گے، وہ لوگ بالضرور ذکر خیر جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو باعث فلاح وسعادات
اور توجہ اولیاء کرام قدس اللہ اسرارھم الی یوم القیام
کو موجب صلاح وبرکات سمجھینگے محفل میلاد شریف و
وبیعت ارباب طریقت کو ذریعہ حصول نجات سمجھینگے

واللہ المستعان

وعلیہ التکلان

سوال

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین

کہ محفل میلاد شریف کرنا شرعًا درست ہے یا نہین اور مشائخ سے بیعت کرنا

درست ہی یا نہین اور جو شخص ان دونون باتون سے منع کرے اوسکے لئے

کیا حکم ہے بحوالہ کتب مفصّل ارشاد ہو

جواب

ہو الموفق للجواب

واللہ ملہم بالصواب

جواب سوال اول جو محفل میلاد شریف مناہی شرعیہ و منکرات سیئہ

سے خالی ہو اور اوسمین روایات صحیحہ کتب معتبرہ سے بلا افراط و تفریط بیان

کیجاوین اور آداب قرارت و سماعت ملحوظ رہین اور ربانی بخلوص نیت و حسن

عقیدت واسطے محبت حضرت سرور عالم فخر بنی آدم نبی اعظم رسول اکرم

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنا کرے شرعًا درست بلکہ باعث ہزاران ہزار

حسنات و برکات ہی اسواسطے کہ اس صورت مین مقصود اصلی و رکن

اعظم تعریف شریف و ذکر فضائل جلیلہ و فواضل جمیلہ و مراتب عالیہ

ومناقب متعالیہ حضرت رسالت مرتبت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتحیۃ ہو اور
ثنا خوانی آپکی اپنے لیے سبب فلاح وموجب برکت ہے جب کہ خود بنفس نفیس اللہ
تعالیٰ آپکی مدح واوصاف سنیہ کتب سماویہ مین ارشاد فرماوے اَلَّذِیْنَ
یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ
فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ قرآن شریف مین آوے وفی مشکوۃ المصابیح
عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی
عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التورٰۃ قال اجل
واللہ انہ لموصوف فی التورٰۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی
انا ارسلناک شاہدًا ومبشرًا ونذیرًا وحرزًا للامیین انت عبدی
ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق
ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ حتی
یقیم الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا
عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا انتہی وہکذا فی صحیح البخاری
واخرج البیہقی عن ابن عباس قال قدم الجارود فاسلم
قال والذی بعثک بالحق لقد وجدت صفتک فی الانجیل

وقد بشرتك البتول وفي المواهب اللدنية للعلامة القسطلاني

وفي زبور داود عليه السلام من مزمور اربعة واربعين

فاضت النعمة من شفتيك من اجل هذا باركك تقلد ايها

الجبار سيفك فان شرائعك وسنتك مقرونة بهيبة يمينك

وسهامك مسنونة وجميع الامم يخرون تحتك فهذا لمزمور

بمحمد صلى الله عليه وسلم فالنعمة اللتي فاضت شفتيه

وهو القول الذي يقوله وهو الكتاب الذي انزل عليه

والسنة اللتي سنها وفي قوله تقلد سيفك ايها الجبار دلالة

على انه النبي العربي اذ ليس يتقلد السيف انه من الامم الا

العرب وكلهم يتقلدونها على عواتقهم وفي قوله وفي

شرائعك وسنتك نص صريح على انه صاحب سنة و

شريعة وانها تقوم بسيفه والجبار الذي يجبر الخلق بالسيف

على الحق ويصرفهم عن الكفر جبرا انتهى وفي المدارج همچنانكه

در كتب ثلاثة توريت وانجيل وزبور وصف آنحضرت صلى الله

عليه وسلم مذكور ومزبور است وصف انبياى ديگر نيز مسطور

جیسا کہ تینوں کتابوں توریت و انجیل و زبور میں وصف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا اور بیان کیا گیا ہے

ومذکور ست انتهی وقال سبحانه تعالی شانه فی کتابه المبین وما
ارسلناك الا رحمة للعالمین وایضا ما کان محمد ابا احد من
رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین وقس علی هذا اور حضرات
انبیا و مرسلین صلوات الله علی نبینا وعلیهم اجمعین اپنی امتون سے
آپکے مناقب فرمادین آپکی ولادت و بعثت کی خبر دیجادین کما
قال تعالی واذ قال عیسی بن مریم یبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم
مصدقا لما بین یدی من التورىة ومبشرا برسول یاتی من
بعد اسمه احمد اور خود جناب رسالتمآب سرور عالم صلی الله علیه و
آله وسلم اپنی زبان فیض ترجمان سے اپنے فضائل حمیده وخصائل پسندیده
ارشاد فرمائین یادداشت کیواسطے اپنی امت کو سکھائین عن ابی سعید
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم
القیمة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ
آدم فمن سواه الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض
ولا فخر رواه الترمذی وهکذا فی مشکوة المصابیح وعن
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت

من خیر بنی آدم قرناً فقرناً حتی کنتُ من القرن الذی کنتُ منہ رواہ البخاری وقس علی ھذا پس ہم لوگ تو زیادہ مستحق ہین کہ اپنے آقای ولی نعمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب کو یاد کرین اور باہم ذکر کرکے اور اسم سابقہ پر فخر کرین اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرین کہ ہمکو افضل الرسل کی امت بنایا اور بتصدق آپکے ہمارا مرتبہ بڑہایا اور اس مین سب اسلاف واخلاف متفق ہین البتہ ہیئت کذائیہ مین اون لوگون نے کلام کیا ہی جنھون نے ظاہر پر نظر کی اور کنہ تک نہین پہونچے اس مین شک نہین کہ یہ محفل اقدس اس انداز کی زمانہ جناب رسالتمآب صلعم مین نتھی اور زمانہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین بھی اسکا ثبوت نہین اسیوجہسے لوگون نے اسے بدعت کہا ہی لیکن اگر معنی بدعت کے سمجھی جاوین تو اونکی مراد موافق اپنے قول کے حاصل ہے نقاد احادیث نبوی حضرت مولانا شیخ عبدالحق

دہلوی علیہ رحمۃ اللہ الحق القوی فرماتے ہین بدانکہ ہرچہ پیدا شد بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت ست آزان انچہ موافق اصول و قواعد سنت اوست وقیاس کردہ است بران آزا بدعت حسنہ گویند وانچہ

مخالف آن باشد آنرا بدعت وضلالت خوانند انتہی اور طیبی میں قول شیخ
ابو القاسم کو نقل کیا ہے والبدعة ما لیس لها اصل فی الکتاب والسنة
والاجماع الامة انتہی اور حافظ احادیث مصطفوی حضرت امام نووی بدعت
کی تعریف فرماتے ہیں وفی الشرع احداث ما لم یکن فی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور عالم مرتاض حضرت قاضی عیاض شرح مسلم میں
فرماتے ہیں ما احدث بعد النبی صلعم فهو بدعة فان کان موافقًا
لاصل من السنة قیاسًا فهو محمود والا فهو ضلالة انتہی اور منہاج
السنة میں ہے والبدعة قد تذکر ویراد بها القبیحة وقد یراد بها
الاحداث المطلق انتہی زبدۃ المحققین باحترام حضرت امام ابو محمد عبد العزیز
بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ الی یوم القیام نے اسکی پانچ قسمیں کیں اول
واجبہ جیسے ملاحدہ ومبتدعین کے رد کے لئے نظم ادلہ متکلمین اور فہم معانی
قرآن کے لئے علم نحو کا پڑھنا اور تدوین فقہ دوسرے مندوبہ جیسے کتب علم کا تصنیف
کرنا اور مدارس بنانا تیسرے مباحہ جیسے تبسط الوان اطعمہ میں چوتھے محرمہ جیسے ایجاد
مذہب قدریہ وجبریہ پانچویں مکروہ جیسے تزویق مصاحف هکذا قال
النووی فی شرح المسلم پس جو چیزیں بعد رسول مقبول صلعم کے حادث

۱ اور بدعت وہ ہے جسکے لئے کوئی اصل کتاب اور سنت اور اجماع امت میں نہو ۱۲

۲ اور شریعت میں نیا پیدا ہونا ہے اوس چیز کا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی ۱۲

۳ جو چیز بعد نبی صلعم کے پیدا کی گئی ہے وہ بدعت ہے پس اگر وہ قیاسا سنت کی کسی اصل کے موافق ہے تو وہ محمود ہے اور ورنہ ضلالت ہے ۱۲

۴ اور بدعت کبھی بولی جاتی ہے اور اوس سے بری مراد ہوتی ہے اور کبھی اوس سے مطلق نیا پیدا ہونا مراد ہوتا ہے ۱۲

۵ ایسی ہی نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے ۱۲

ہوئی ہین وہ سب بدعت ہون گی لیکن جنسے امور دین مین رخنہ
پڑتا ہی [illegible] لا اصل لہ ہین وہ بحسب اپنی شان کے مکروہ یا محرمہ
ہون گے اور بدعات سیئہ سے اونکا شمار ہوگا اور کُلُّ بدعۃٍ ضلالۃ
اونہین پر صادق آویگا ورنہ اونکی وجوب یا ندب یا اباحت مین بحسب تمام
کیا کلام ہی اور اونکی بدعت حسنہ ہونے مین کیا تامل اسی بنا پر باب
تراویح [illegible] امیر المومنین امام العادلین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا نعمت البدعۃ ھذہ فرمانا درست ہوجاویگا چنانچہ اس کلام
کی وہ قول تائید کرتا ہی جسے مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داود مین حدیث
شریف کُلُّ محدثۃٍ بدعۃٌ وکُلُّ بدعۃٍ ضلالۃٌ کے تحت مین خطابی
سے نقل کیا ہی ھٰذا خاصٌّ فی بعض الامور دون بعضٍ وکُلُّ شیءٍ احدث
علیٰ غیر مثالٍ من احوال الدین وغیر عباداتہ وقیاسہ واما ما کان
مبنیا علیٰ قواعد الاصول مردودًا الیہا فلیست ببدعۃٍ ولا
ضلالۃٍ انتہیٰ اور صاحب مجمع البحار نے کُلُّ بدعۃٍ ضلالۃٌ کے
تحت مین فرمایا ہی خُصَّ منہ ما ھو واجبٌ کنظم ادلۃ للمتکلمین
ومندوبٌ کتصنیف کتب العلم والدین وبناء المدارس

او مباح كالتبسط فى انواع الاطعمة انتهى پس یہ محفل میلاد شریف
بھی بدعت حسنہ ہوگی اور مندوبات سے اسکا بھی شمار ہوگا چنانچہ مصباح
الزجاجہ علی سنن ابی ماجہ میں ہے والصواب انه من البدع الحسنة
المندوبة اذا خلا عن المنكرات شرعا انتہی اور زبدۃ الفاضلین
عمدۃ الکاملین صدر ایوان تبحر معارف و علوم حضرت ابن حجر مکی رحمۃ اللہ
علیہ الی یوم معلوم اپنی رسالہ النعمۃ الکبری علی العالم بمولد سید ولد
آدم میں فرماتے ہیں اعلم انه ای ان عمل المولد بدعة لانه لم ینقل
عن احد من السلف من القرون الثلاثة اللتی شهد النبی
صلی الله علیه وسلم بخیریتها لکنها بدعة حسنة لما اشتملت علیه
من الاحسان الکثیر للفقراء ومن قراءة القرآن واکثار الذکر
والصلوة والسلام علی النبی صلی الله علیه وسلم واظهار السرور والفرح به صلی الله علیه وسلم
المحبة له وغاظة اهل الزیغ والعناد من الزنادقة والملحدین والکفرة والمشرکین
ولاجل ذلك لما ظهرت بعد تلك القرون الثلاثة لم تزل اهل الاقطار
فی سائر المدن والامصار یحتفلون بعمل المولد فی شهره فی
ولائم مشتملة علی کثرة المطاعم والاحسانات والصدقات

المبرات مع الاکثار من قراءة القران والذکر وقراءة مولدہ
وما اشتمل علیہ من کراماتہ ومعجزاتہ واظہار السرور والفرح
لہا انتہی اور جو باتین اس محفل اقدس سے حاصل ہوتی ہین بالفعل
اس ضعف اسلامی مین اونکا حاصل کرنا بہت ضروری ہی اول یہ کہ
اپنے مخدوم عالم باعث آفرینش آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و
کمالات جم[illegible] کرینگے اعتقاد مین مضبوطی حاصل ہوگی اور یہہ
ظاہر ہی کہ جہلاء ضعفاے اسلام کو اسقدر کہان خیال کہ بطور خود ادراک
فضائل و مناقب کیطرف توجہ کرین یا علما کی صحبت مین حاضر ہوکر فضائل
آپکے دریافت کرین جس لطف سے اس محفل اقدس مین سنتے ہین و دریافت
کرتے ہین دوسرے یہ کہ جب حالات غزوات و عجائبات سنینگے حمیت
اسلامی جوش مین آوے گی تو قوۃ ایمانی کو بڑہاوے گی تیسرے یہ کہ بحواے
من احب شیئا فاکثر ذکرہ اس ذکر شریف سے محبت آپکی قلوب اہل
اسلام مین منقش ہوگی جو ہم سب مسلمانون پر فرض ہی بمقتضاے
حدیث شریف لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ و
والدہ وولدہ والناس اجمعین اور یہ تینون باتین حضرات

اصحاب کبار و اہلبیت اطہار ہین بدرجہ کمال بوجہ صحبت و قربت آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ حاصل تہین پس اونہین کچہہ اسکی ضرورت نتھی کہ ان باتون کی تحصیل کے لیے واسطہ ڈہونڈہتے باانیہمہ اسکا شمہ اوس زمانہ مین بھی ثابت تہا چنانچہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ حضرت حسّان علیہ الرضوان کے واسطے منبر کو قائم فرماتے تھے اور وہ اوسپر چڑہکر فضائل حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگون کو سُناتے تھے کما فی المشکوۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلعم یضع لحسّان منبرًا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ او ینافح و یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسّان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور بعض فضلاے تحریر رسالہ التنویر فی مولد البشیر والنذیر سے نقل کرتے ہین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون و یحمدون اللہ و یصلون علیہ علیہ السلام فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی

جیساکہ مشکوۃ مین ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ حضرت حسان کے لیے رسول اللہ صلعم منبر رکہتے تھے اور وہ اوسپر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلعم کے ساتھ فخر کرتے تھے یا دشمنون کو جواب دیتے تھے اور رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ اللہ تعالی مدد کرتا ہے حسان کی روح القدس سے جبتک حضرت حسان رسول اللہ صلعم کی طرف سے فخر کرتے رہتے ہین یا دشمنون کو جواب دیتے ہین روایت کیا اسکو بخاری نے

ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک دن اپنے گہر مین لوگون سے آنحضرت صلعم کی ولادت کے واقعات بیان کرتے تھے اور وہ لوگ خوش ہوتے تھے اور اللہ تعالی کی تعریف کرتے تھے اور آنحضرت صلعم پر درود بہیجتے تھے ناگاہ آنحضرت صلعم تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے لیے میری شفاعت ثابت ہوگئی

وایضاعن ابی الدرداء رضی الله عنه انه مر مع النبی صلی الله
علیه وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادته
علیه السلام لابنائه وعشیرته ویقول هذا الیوم هذا الیوم
فقال علیه الصلوٰة والسلام ان الله فتح لك ابواب الرحمة
والملئکة یستغفرون لك من فعل فعلك نجی نجاتك انتہی
اگرچه ان دونون حدیثون مین محدثین کو کلام ہی لیکن اور آثار کیا کم
ہین علاوہ ان سب باتون کے حضرت سرور عالم صلی الله علیه
وسلم نے خود مجمع اصحاب مین اپنی فضائل اوسوقت ارشاد
فرمائے که حاضرین وقت انبیاے سابقین صلوات الله علی نبینا و
علیهم اجمعین کے فضائل بیان کرتے تھے اور حضرت سرور عالم صلی
الله علیه وسلم کا کچھه ذکر نتھا پس آپنے الا حرف تنبیه کے ساتھه اپنے
مناقب سے اون لوگون کو مطلع فرمایا جس سے بداہة آپکے ذکر شریف
کی تاکید معلوم ہوتی ہی اور آپکے اوصاف حمیدہ کو فراموش نکرنیکا
اصرار سمجھا جاتا ہی فی مشکوٰة المصابیح عن ابن عباس قال جلس
اناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج

اور روایت کی ہی ابن حبان نے اور ابی الدرداء رضی الله عنه سے کہ وہ آنحضرت صلعم کے ساتھه عامر انصاری کے گہر گئے اور وہ ولادت کا حال آنحضرت صلعم کے اپنے لڑکون اور کنبه کو بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ دن ہی یہ دن ہی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ الله نے تیرے واسطے رحمت کے دروازے کہولے اور فرشتے تیرے واسطے استغفار کرتے ہین جو کوئی تیرا سا کام کریگا اوسکو تیرے طرح نجات ملیگی

یاد رہے کہ تمام ہوئی عبارت مشکوٰة المصابیح مین حضرت ابن عباس سے روایت ہی فرماتے ہین کہ کچھه لوگ صحابی رسول الله صلعم کے بیٹھے تھے پس آنحضرت صلعم

حتی اذا دنا منهم سمعهم یتذاکرون قال بعضهم ان الله اتخذ
ابراهیم خلیلا وقال اٰخر موسی کلمه الله تکلیما
وقال اٰخر فعیسی کلمة الله وروحه وقال اٰخر ادم اصطفاه الله
فخرج علیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال قد سمعت
کلامکم وعجبکم ان ابراهیم خلیل الله وهو کذلك وموسی
نجی الله وهو کذلك وعیسی روحه وکلمته وهو کذلك
وادم اصطفاه الله وهو کذلك الا وانا حبیب الله
ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمة تحته ادم فمن
دونه ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمة
ولا فخر وانا اول من یحرك حلق الجنة فیفتح الله لی فیدخلنیها
ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین
علی الله ولا فخر اور ایکبار مجمع اصحاب کبار مین حضرت سرور عالم
صلی الله علیه وسلم نے منبر پر چڑهکر اپنے فضائل ارشاد فرماے
مومنین حاضرین کو سنهاے فی المشکوة عن العباس انه جاء
الی النبی صلی الله علیه وسلم فکانه سمع شیئا فقام النبی

صلے اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول
اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق
فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ
ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی
فی خیرھم بیتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا انتہی پس اگر چند
مسلمان ایک مقام پر جمع ہون اور کوئی شخص متدین مقام بلند سے
حضرت رسالت مرتبت خیر الانام علیہ وآلہ التحیۃ والسلام کے فضائل
وما یتعلق بہا بیان کرے اور حاضرین کو سنادے نعمت عظمی اللہ جل جلالہ
کے یاد دلاوے تو اوس مین کیا ہرج ہی اور کیونکر بدعت سیئہ ہو سکتا ہی
اور یہ محفل صرف اسیواسطے موضوع ہوئی ہی کہ اسکی وجہ سے حضرت
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیجانب سے لوگون کو غفلت نہو چنانچہ
اول اسکو ملک مظفر ابو سعید کوکری نے سنہ ۶۰۴ ہجری مین بنا کیا اور حضرت
مولانا ابو الخطاب ابن دحیہ کلبی نے کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر
تصنیف فرمائی اور اوسوقت کے علمانے اسکو نہایت پسند کیا اور
خود بھی شریک ہوتے رہے اور اس امر خیر کے جاری کرنے مین ملک

موصوف کی بہت کچھ تعریف کی چنانچہ النعمة الکبری علی العالم
بمولد سید ولد آدم مین ہو وممّا یدل علی ان عمل المولد المشتمل علی ما
من الاحسان الواقع والذکر الکثیر بدعة حسنة اکثار الامام
الکبیر ابن شامه شیخ النووی الثناء علی الملک المظفر صاحب
اربل بما کان یفعل من الخیرات فی هذه اللیلة مما یحکی
بعضه عن غیره کما یعرف ذلک من وقف علی تاریخ ابن
خلکان وغیره فثناء مثل هذا الامام علی هذا الفعل فی
هذه اللیلة بخصوصها ادل دلیل علی انها بدعة حسنة
لا سیما ابو شامه رحمه الله تعالی انما ذکر هذا الثناء الفائق
والمدح الرائق فی کتابه الذی سماه الباعث علی انکار البدع
والحوادث فذکر هذا الثناء الفائق والمدح الرائق فی هذا
الکتاب الموضوع لانکار البدع ادل دلیل علی ذلک لیس
من البدع التی تنکر بل من الذی تستحسن وتشکر انتهی
اور ابن جوزی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی وقد بسط الکلام
بنابر شہرت ۱۲
فی ترغیب مولد النبی صلعم فلا زال اهل الحرمین الشریفین

والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب
يحتفلون بمولد النبي صلعم ويفرحون بقدوم هلال ربيع
الاول فيغتسلون ويلبسون بالثياب الفاخرة ويتزينون بانواع
الزينة ويتطيبون ويكتحلون وياتون بالسرور في هذه
الايام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب
والاجناس ويهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراءة لمولد
النبي صلعم وينالون بذلك اجرا جزيلا وفوزا عظيما ومما
جرب عن ذلك انه وجد في ذلك العام كثرة الخير والبركة
مع السلامة والعافية ووسعة الرزق وازدياد المال و
الاولاد والاحفاد ودوام الامن والامان في البلاد
والامصار والسكون في البيوت والدار ببركة مولد
النبي صلعم حكي انها كانت في جيران احد يهودية منكرة
متعصبة فقالت معجبة لزوجها ما بال جارنا المسلم يبذل
مالا جزيلا وينفق اموالا كثيرا ويتصدق على الفقراء والمساكين
ويطعم بانواع الطعام في مثل هذا الشهر فما حاله فقال

لها زوجها العلیه یزعم ان له نبیا ولد فی هذا الشهر فیصنع مولدا

له ویکون بذلك عنده فرحة وسرور لنبیه صلعم فانکرت

الیهودیة فی ذلك واقبل علیهما اللیل فنامت الیهودیة فرأت

رجل کثیر الانوار وحوله جماعة من اصحابه فرأت و تعجبت

وسالت عن اصحابه من هذا الذی اری اغر واکرم فیکم فقالوا

محمد رسول الله صلعم فقالت هل اذا کلمته یکلمنی

هو قالوا نعم فقصدت الیه وتقدمت وسلمت وقالت یا رسول

الله صلعم فقال لها لبیك یا امة الله فبکت الیهودیة وقالت

کیف تجیبنی وکیف تقول لبیك وانا علی غیر دینك

فقال لها ما اجبتك الا علمت ان الله قد هداك فقالت

مُدّ یدیك فانی اشهد ان لا اله الا الله وانك محمد رسول

الله صلعم فانتبهت من النوم واستیقظت وهی فرحة

مسرورة من هذا المنام الذی رأت فیها سید الانام

فعاهدت الله فی روحها ان اصبحت فاتصدق لرسول الله

صلعم بجمیع ما املك من مالی وامنع مولد الله فلما اصبحت

وارادت ان تودی بما عاهدت فرأت حینا زوجها کذلک

فرحا مستبشرا وعازما علی بذل ماله فقال لها زوجها هذا

لاجل الذی اسلمت علی یدیه البارحة فقالت رحمک الله

من اطلعک علی هذا السر المکنون فقال هو الذی اسلمت علی

یدیه فقالت الحمد لله جمعنی وایاک علی دین الاسلام

وانقذنی وایاک من الشرک والضلالة وجعلنی وایاک من

امة محمد صلعم انتهی اور مجلے بجلائل علم ویقین حضرت مولانا جلال الدین

سیوطی علیه رحمة الله الحق المبین اپنے رساله حسن المقصد فی

عمل المولد میں فرماتے ہیں انّ اصل عمل المولد الذی هو اجتماع

الناس وقراءة ما تیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی

بدء امر النبی صلی الله علیه وآله وسلم وما وقع فی مولده من

الآیات ثم مد السماط لهم فیاکلون وینصرفون من غیر زیادة

علی ذلک من البدع الحسنة التی یثاب علیها صاحبها لما

فیه من تعظیم قدر رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم

واظهار الفرح والاستبشار بمولده واول من احدث

فعل ذلك ابن المظفر ابو سعيد ابن زين الدين على احد الملوك
الامجاد والكبراء الاجواد وكان له اثار حسنة وهو الذى
عمر الجامع المظفرى وقال ابن كثير فى تاريخه كان يعمل
عمل المولد الشريف فى ربيع الاول ويحتفل به احتفالا هائلا
وكان غنيا شجاعا بطلا عاقلا عالما عادلا وقد صنف
الشيخ ابو الخطاب ابن دحية له مجلدا فى مولد رسول الله
صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم سماه التنوير
فى مولد البشير النذير فجازاه على ذلك بالف دينار
وقد طالت مدته فى الملك الى ان مات وهو محاصر الفرنج
بمدينة عكاسة عام ثلاثين وستمائة انتهى وقال
سبط ابن الجوزى فى مرأت الزمان حكى بعض من
حضر سماط المظفر فى بعض الموالد انه عد فى ذلك السماط
خمسة الاف راس الغنم مشوية وعشرة الاف دجاجة
ومائة فرس وثلاثين الف صحن حلوى وكان يحضر عنده
فى ايام الموالد اعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم

ويطلبهم ويعمل للصوفية سماعًا من الظهر الى العصر ويرقص

بنفسه معهم وكان يصرف على المولد فی كل سنة ثلاث مائة

الف دينار وهذا كله سوى صدقات السر انتهى اور ابن ابى

شامه فرماتے ہین ومن احسن البدع ما ابتدع فی زماننا هذا من

هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل كل عام فی اليوم الموافق

ليوم مولد [illegible] الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف

واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان الى

الفقراء فيشعر بمحبة النبى صلى الله عليه وسلم وتعظيمه واجلاله

فی قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد رسوله

الذى هو رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم انتهى اور بحر

ذخار علوم صورى ومعنوى حضرت مولانا شيخ عبد الحق دهلوى ما ثبت

من السنة فی ايام السنة مین فرماتے ہین لا زال اهل الاسلام يحتفلون

بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون

فی لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون فی

المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من

برکاته کل فضل عمیم و مما جرب من خواصه انه امان
فی ذلك العام و بشری عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله
امرا اتخذ لیالی شهر مولده المبارك اعیادا لیکون اشد علة
علی من فی قلبه مرض و عناد انتهی اور صدر نشین عظمت وسروری
حضرت مولانا ابو الخیر ابن جزری رحمه الله نے فرمایا من خواصه
انه امان فی ذلك العام و بشری عاجله بنیل البغیة والمرام
انتهی اور برگزیده رب العالمین الخالق الاکبر حضرت شیخ ظهیر الدین
بن جعفر فرماتے ہین بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع
الصالحین والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم والطعام
الطعام للفقراء والمساکین انتهی پس جب که تمام علما و صلحا و سکناے
مکه معظمه و مدینه طیبه زاد الله شرفهما و یمن و شام و جمله بلاد عرب
از شرق تا غرب اس محفل اقدس کو پسند کرتے آئے اور انواع سامان
فرحت و بہجت کرتے رہے تو اسکو برا سمجھنا نعوذ بالله من ذالک عقل
سلیم سے از حد بعید ہی اور بمقتضاے حدیث شریف مارآه المسلمون
حسنا فهو عند الله حسن اسکو احسن وافضل وہ بھی سمجھیگا

مولد شریف کی کثرت برا فضل اور اسکے مجرب خاصون مین سے یہ ہے کہ اوس سال امان رہتا ہے اور مبارکبادی ہے مقصود کے حاصل ہونے کی پس رحم کرے اللہ اوس شخص پر جس نے ماہ مولود شریف کی راتون کو عید بنا دیا تاکہ دشمنون کے دل پر زیادہ تر سختی ہو تمام ہوئی عبارت ۱۲

مولود شریف کے خواص مین سے یہ ہے کہ اوس سال امان رہتی ہے اور مقصود کے حاصل ہونیکی مبارکبادی ہے تمام ہوئی عبارت ۱۲

مولود شریف بدعت حسنه ہے جبکہ اوس کے کرنے والے کا ارادہ نیک لوگون کو جمع کرنے کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اور فقرا و مساکین کو کھانا کھلانیکا ہو تمام ہوئی عبارت ۱۲

جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھین تو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے ۱۲

جسے اونے عقل ہوگی اگر یہ بدعت سیئہ ہوتی تو جم غفیر علما وصلحا کا
ہر زمانہ مین اسکو جائز نہ رکھتا اور وہ لوگ ہرگز ہرگز اسمین شریک نہوتے
اور منجملہ اور ممنوعات کے اسکو بھی شمار کر کے لوگون کو اس سے منع کرتے
اور اسکی بانیین کو فوائد جدیدہ و ثمرات عدیدہ حاصل نہوتے اور حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ترغیب و تحریص و بشارت
عالم ر[illegible]ی حالانکہ ایسا ہوا ہی چنانچہ یوسف جسار کی اکثر
عادت انس محفل اقدس کے انعقاد کی تھی ایک شب حضرت سید
ابرار صلوات اللہ علیہ وآلہ الی یوم القرار کی زیارت سے مشرف
ہوئے دیکھا کہ آپ دربارہ محفل اقدس میلاد شریف تحریص وتاکید
فرمارہے ہین۔ وعلی ہذا القیاس حضرت موسے زرہونی کا بیان
ہے کہ ایکبار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
سے مین مشرف ہوا مینے پوچھا کہ یارسول اللہ صلعم دربارہ محفل
اقدس کچھہ فقہا کلام کرتے ہین آپنے اوسکے جواب مین ارشاد فرمایا
من فرح بنا فرحنا بہ اور کیونکر نہو یہہ محفل اقدس ثمرہ ہی مسرت
ولادت باسعادت حضرت خاتم النبوۃ علیہ وآلہ افضل الصلوۃ

والتجیه کا اور آنحضرت صلعم کی ولادت کی خوشی مین شکر ہی اون نعماے الہیہ کا جو بتصدق حضرت صلعم حاصل ہوئی ہین اور شکر ہر نعمت پر واجب ہی اور یہ مسرت جشن ولادت باسعادت جناب رسالت مآب صلعم ایسی چیز ہی جسکے باعث سے ابولہب نے اپنے عذاب مین کمی پائی چنانچہ مواہب لدنیہ مین ہی وقد رؤی ابولهب بعد موته فی النوم فقیل له ما حالك قال فی النار الا انه خفف عنی کل لیلة اثنین امص بین اصبعی هاتین ماء واشار برأس اصبعه وان ذلك باعتاقی لثوبیة حین بشرتنی بولادة النبی صلی الله علیه وآله وسلم وبارضاعها له انتہی پس واے برحال اون لوگون کے کہ ابولہب سا کافر ایسی نعمت لوٹے اور وہ لوگ تردد کرین کہ آیا اس نعمت لازوال کا حاصل کرنا شرعا درست ہی یا نہین ہان اگر شرائط نباہے جاوین یعنی روایتین ضعیف بیان کیجاوین یا افراط و تفریط ہو یا راگنی کا لگاؤ ہو یا آداب قرارت و سماعت ملحوظ نہون تو ایسی حالت مین بنا و شرکت سی احتراز اولے ہی ورنہ موجب معصیت ہوگا۔ **جواب**

اور یا ابولہب مرنے کے بعد خواب مین دیکھا گیا اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہی اوس نے کہا کہ آگ مین پڑا ہون لیکن ہر دوشنبہ کی رات کو ان دونون انگلیون سے پانی چوستا ہون اور اپنی او نگلی کی طرف اشارہ کیا اور یہ تخفیف عذاب اس وجہ سے ہی کہ ثویبہ نے ولادت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دی تھی اور اوس کو خوشی مین آزاد کیا تھا اور اوس نے دودھ پلایا تھا حضرت کو

سوال ثانی

بیعت کرنا ایسے شخص سے کہ جسکا سلسلہ بصحت رسول مقبول سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بدون قطع وفصل پہونچا ہوا ور وہ صاحب
اجازت ہو اور شرائط مشیخت بھی اوسمین پائی جاوین درست بلکہ سنت
ہی جیسا کہ رکن رکین دین متین نبی اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ
[illegible] رحمہ اللہ الولی بتفصیل قول جمیل مین فرماتے ہین اعلم
ان البیعۃ سنۃ ولیست بواجبۃ لان الناس کانوا یبایعوا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقربوا بھا الی اللہ تعالی انتہی امین
شک نہین کہ حضرت رسالت مرتبت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کا لوگونسے
بیعت لینا بالاجماع وبالاتفاق ثابت ہو قال اللہ سبحانہ جل شانہ
تنبیھا للناس وتعلیما اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ
اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا فی معالم
التنزیل قال السدی کانوا یاخذون بید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ویبایعونہ وید اللہ فوق ایدیھم

[illegible] توڑیگا اپنی جان پر اور جو پورا کرے گا اپنا عہد جس پر عنقریب اللہ تعالی اوسکو بڑا ثواب عطا فرماوے گا ۱۲ معالم التنزیل مین ہے سدی نے کہی کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور بیعت کرتے تھے اور اللہ کا ہاتھ اون لوگونکے ہاتھون پر تھا یعنی بیعت کرنے مین تمام ہوتی [illegible] عبارت ۱۲

في المبايعة انتهى اور دوسرے مقام مین خدای خالق انام نے
ارشاد فرمایا ہی قرآن مجید و فرقان حمید مین آیا ہی یا ایہا النبی
اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الاية عن عائشة قالت كان
النبي صلى الله عليه وسلم يبايع النساء بالكلام بهذه الاية
لا يشركن بالله شيئا قالت وما مست يد رسول الله صلى الله
عليه وسلم يد امرأة الا يد امرأة يملكها انتهى
كذا في معالم التنزيل وفيه ايضا عن معقل ابن يسار
رضي الله عنه قال لقد رأيتني يوم الشجرة والنبي صلى الله
عليه وسلم يبايع الناس وانا رافع غصنا من اغصانها عن رأسه
ونحن اربع عشرة مائة قال لم نبايعه على الموت ولكن بايعنا
على ان لا نفر انتهى اور سنن ابن ماجه مین ہی عن عبادة بن الصامت
قال بايعنا رسول الله صلى الله وسلم على السمع والطاعة
في العسر واليسر والمنشط والمكره والاثرة علينا
وان لا ننازع الامر اهله وان نقول بالحق حيث ما كنا
لا نخاف في الله لومة لائم وعن عتاب مولى هرمز قال

سمعت انس بن مالک یقول بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی السمع والطاعۃ فقال فیما استطعتم انتہی مختصرًا
اور سنن ابی داود مین ہے عن ابن عمر قال کنا نبایع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ ویلقننا فیما استطعت انتہی
زیادہ برین نیست کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ نے لوگون سے
بیعت گاہے ہجرت وجہاد پر لی ہے اور گاہے اقامت ارکان اسلام
پر اور گاہے معرکہ کفار مین ثبات وقرار پر اور گاہے سنت کے ساتھ
تمسک اور معصیت سے اجتناب پر جیسا کہ قول جمیل سے واضح ہے اب رہا
یہ کہ بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اصحاب و تابعین
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین یہ جملہ اقسام بیعت کے کیون مروج
تھے پس حاصل یہ ہے کہ بیعت اقامت ارکان اسلام کی اوس زمانہ مین متروک ہونیکا
سبب یہ تھا کہ اوس زمانہ مین تلوار کے زور سے اور جنگ وجدال سے اسلام قبول کرتے تھے نہ اپنی
رغبت وشوق سے جیسا کہ زمانہ نبوی مین اکثر ہوا کرتا تھا اور بیعت خلافت زمانہ اصحاب مین بحالت خلافت
خلفا ثابت ہوا اور بیعت تمسک واستقامت علی معرکۃ الکفار کے ترک ہونیکی
وجہ ظاہر ہے کہ لوگ زمانہ نبوی مین بیعت کر چکے تھے دوبارہ کی

احتیاج تھی برخلاف بیعت خلافت کے کہ اس مین تجدد نکلتا ہی آور یہ رواج
وچرچا بیعت کا بعد حضرت جنید بغدادی قدس سرہ اللہ ذوالایادی
کے ہوا ہی اور اسکے جاری کرنے مین مصلحت یہ ہی کہ اللہ تعالی نے امور
خفیہ کے مقابلہ مین امور ظاہرہ کو مقرر فرمایا ہی اور اونکو امور خفیہ کا
قایم مقام بنایا ہی جیسا کہ اللہ تعالی کی الوہیت ورسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے تصدیق قلبی کے مقابلہ مین اقرار شرعًا
معین ہوا ہی کہ وہ تصدیق کا باعث اعتبار ہوتا ہی یا بایع ومشتری
کا دلمین راضی ہونا اسکے مقابلہ مین ایجاب وقبول معتبر ہوا ہی
جسکے سبب سے تراضی معتبر ہو جاتی ہی پس علی ہذا القیاس توبہ اور
ترک معاصی کا عزم کرنا اور حبل تقوی کر کے تمسک یہ سب امور خفیہ
تھے اونکے مقابلہ مین بیعت معین ہوئی کہ ہم خرما وہم ثواب توبہ
کی توبہ ہو گئی اور شیخ متدین کی اوسپر گواہی اور حضرات اولیاء
اللہ کا توسل نور علی نور پس معلوم ہوا کہ رکن اعظم بیعت کا
توبہ ہی اور تبرک پس دربارہ توبہ اللہ نے فرمایا ہی [لہ] یاایھا
الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم

لہ ای ایمان والو توبہ کرو اللہ سے توبہ خالص عنقریب تمہارا پروردگار

اِنْ يُّكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور یہ بھی اخبار و سیر سے ثابت ہی کہ ایک لڑکا بیعت کے لیے حاضر خدمت رسالت مرتبت ہوا حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا عذر و انکار باوجود طفولیت تبرکاً اپنا دست مبارک اوسکے سر پر رکھا اور دعاے توفیق و ہدایت فرمائی جیسا کہ [illegible] ابی داود مین ہی عن عبد اللہ ابن ہشام قال وقد کان ادرک النبی صلعم وذہبت بہ امہ زینب بنت حمید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو صغیر فمسح راسہ انتہی پس اس سے بجز تبرک کے اور کیا مفہوم ہوا بنا بر علیہ اگر کسی شخص لایق مشیخت و سزاوار ارشاد سے بیعت کرکے ان دونون باتون کو حاصل کرے تو کیا حرج ہی ہان اگر شرائط بالا نبائی جاوین اور شیخ متبع شریعت بھی ہو اور یہ شخص بخلوص دل بھی بقصد توبہ و تبرک بیعت نکرے بلکہ برسم دنیوی تو اوسکے فضول ہونے مین کیا شک ہی اور اوسکے جواز مین سراسر تامل ہی

جواب سوال ثالث

جب ان دونوں باتوں کا نیک ہونا ثابت ہوگیا پس اسکی ضد ضلالت ہوگی تو ضرور امر نیک سے منع کرنیوالا باوجود پائے جانے شرائط کے مانع الخیر ہوگا اور ہر مانع الخیر ضال و آثم ہے فی المشارق قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامہم شیئا واللہ اعلم وعلمہ احکم حررہ الفقیر الی رحمۃ اللہ الوحید خادم العلماء والعرفا ابو الحامد محمد عبد الحمید غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ۱۳۰۱

صح الجواب واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

اصاب من اجاب حررہ ابو سعید محمد عبد الخالق غفر اللہ الحلیم الخالق

ما احسن ہذا التقریر المصیب
فہذا در المجیب حررہ ابو الغفار
محمد عبد المجید غفر لہ الله الوحید ۱۳۰۲ھ

صح الجواب والله اعلم
بالصواب کتبہ ابو الاکرم
محمد اکرم عفی عنہ ۱۳۰۲ھ

اصاب المجیب حررہ
محمد امین الحق عفی عنہ
المجیب مصیب والله اعلم
وعلمہ اتم حررہ العاصی محمد
عبد العزیز غفر الله ذنوبہ وستر عیوبہ
صح الجواب والله اعلم بالصواب
نمقہ خادم اولیاء الله الکریم
محمد ابراہیم غفر لہ الله الرحیم ۱۳۰۲ھ

صح الجواب والله اعلم والیہ المرجع
والمآب حررہ الراجی بانعام ایزد
محمد انعام الله عفی الله عنہ بفضلہ
ہو المفضل والمنعام

واقعی محفل میلاد شریف آراستہ
کرنا اور محفل مقدس میں شریک
ہونا اور شرف بیعت کسی بزرگ
پابند شریعت کے دست مبارک پر
حاصل کرنا معمول بہ سلف صالحین
اور علمائے محققین کا ایک زمانہ دراز

سے چلا آتا ہے اور اون حضرات کی وسیلہ نجات کا سبب جانا ہے واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عبدالوہاب عفا اللہ عنہ

واقعی جو محفل مولد شریف منہیات شرعیہ سے خالی ہو وہ باعث نزول برکات ہے حررہ نظام الدین احمد عفا عنہ اللہ الاحد

للہ در المجیب المثاب حیث اتی بالجواب الصواب

من قال سوا ذلک فقد قال محالا

العبد

ابو النعمان

محی الدین محمد اعجاز حسین

مجددی عفی

عنہ

ان ہذا الجواب قرین بالحق والصواب
نمقہ احقر الامثال والاشباہ
محمد لطف اللہ

ما اصوب ہذا الجواب ان المجیب لقد
اصاب حررہ الراجی رحمۃ ربہ الباری
شاہ ولی اللہ القادری ۱۳۰۵
غفر اللہ لہ

استحسان مجالس مقدسہ میلاد شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
کچھ شک وشبہ نہین ہے بلکہ لحن خوش
وصوت حسن سے زیادہ تر خوش وحسن مستحسن
ہی تا آنکہ الحان غنا مباح ہی حسب
تصریح علامہ علی قاری کہ ان مجالس مین مباح
جائز وبیانہ فی رسالتینا المترجمۃ بمنتہی الکلام فی
اثبات عمل المولد والقیام واللہ
اعلم وعلمہ اتم سید شاہ علے

محفل مولد شریف جو خالی ہو منکرات
شرعیہ سے منعقد کرنا اور کسی بزرگ
کے ہاتھ پر جو متبع سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہو بیعت کرنا
اچھا ہے ان دونو چیزون کے منکر
کو علماے حرمین شریفین وہابی کہتے
ہین اور وہابی کو نہایت برا سمجھتے
ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ

فی الواقع جو مجلس میلاد شریف مشروط بدین شروط ہووے وہ سبب
حسنات اور باعث برکات ہی اور منکر اور مانع ایسے محفل پاک کا گناہ گار
اور مستحق عقاب ہی اول شرطیہ ہی کہ اخراجات اس محفل شریف کے مال
حلال اور طیب سی ہوون دوم خلوص نیت ہو یعنی صرف ملحوظ ثواب
اور اداے شکر نعمت ولادت باسعادت آنحضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہووے سوم ذکر احادیث موضوعہ اور آیات
مخترعہ کا نہووے چہارم یہ نہو کہ امرا کو بلاوے اور فقرا کو رد کرے
جیسا حدیث ولیمہ مین ممانعت آئی ہی پنجم کوئی کلمہ خلاف شان
جناب احدیت اور خلاف شان جناب سرور عالم فخر بنی آدم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیان نکرے ششم
فضائل اور شمائل جناب فیض مآب سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور درود اور سلام کو نہایت ادب سے
بخشوع اور خضوع روایات صحیحہ اور معتبرہ سے صاف صاف
بیان کرے کہ عوام بخوبی سمجھہ لیوین کئی آدمی ملکے بتکلف مثل مرثیہ
خوانون کے نہ پڑھین ہفتم مبالغہ حمد اور ثنا مین یعنے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وسلم کو مرتبہ الوہیت تک نہ پہونچاوے
یعنی یہ بیان نکرے کہ جیسا اللہ تعالی کو علم اور قدرت ہی ویسی ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو علم اور قدرت ہی
اسمین شرک پایا جاتا ہی اور اجتناب شرک سے واجب ہی فقط واللہ
اعلم بالصواب کتبہ الراجی الی رحمۃ رب الخلاق خادم العلما اہل الحق
[illegible] محمد [illegible] غفر الغفار ذنوبہ وستر الستار عیوبہ

اسمین کچھ شک نہین کہ جب اکثر علمای سلف صالحین وخلف کاملین
استحسان عمل میلاد خیر العباد کے قائل ہین اگرچہ از زمانہ قرون ثلاثہ
اصل اسکی بہیئت کذائی شریعت سے ثابت نہین مگر کوئی نہی بھی اسکے
نسبت منجانب شارع پائی نہین گئی بلکہ نفس عمل اور اصل غرض اسمین
قطع نظر صورت متنازع فیہا کے قرآن وحدیث سے ثابت اور متحقق
ہی جیسا کہ مجیب لبیب نے تصریح اسکی کردی ہی تو پھر اسمین کلام کرنا
اور انکار اس عمل خیر سے بلکہ مانع ہونا اس سے آیہ کریمہ مَنّاعٍ لِّلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ اَثِيمٍ کے مصداق ہونا ہی اور دینداری کی صلاح مین رخنہ اندازی کے
کانٹے بونا ہی ہان یہ ہم بھی کہتے ہین کہ خالی ہونا اس عمل کا نواہی

له ابن امام الفضلاء والعرفاء [illegible]
[illegible]
و مستوجب امور طریقت ہین [illegible]
کفت منع کرنے والا اور سخت
گنہگار ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور منکرات شرعیہ وتغنی وآلات محرمہ وروایات موضوعہ سے نہایت ضروری
ہی ورنہ بدعت ضلالت ہی اور عامل اسکا قابل ملامت ہی وسئل الامام
المحقق الولی ابو زرعۃ بن العراقی عن عمل المولد امستحب ہو ام مکروہ
وہل ورد فیہ شئ او نقل فعلہ عمن یقتدی بہ فاجاب بقولہ اطعام
الطعام وایتاء الخیرات مستحب فی کل وقت فکیف اذا انضم الی
ذلک السرور بظہور نور النبوۃ فی ہذا الشہر الشریف ولا یلزم
من کونہ بدعۃ کونہ مکروہا فکم من بدعۃ مستحسنۃ بل واجبۃ
پس اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ عمل میلاد شریف کا بدعت حسنہ
ہی عامل اسکا ثواب پائیگا اور تارک اسکا قابل ملامت نہوگا اور جو
شیخ تاج الدین فاکہانی نے کہ متاخرین مالکیہ سے ہین اپنی کتاب
مسمی بالمورد فی عمل المولد مین اسکو بدعت مذمومہ لکہا ہی سو جواب
باصواب اوسکا شیخ جلال الدین سیوطی نے رسالہ حسن المقصد فی
عمل المولد مین بتفصیل تمام دیا ہی اور جملہ شبہات منکرین کا بخوبی
رد کیا ہی فمن شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا اور بیعت مروجہ
فی زماننا یعنی بیعت توبہ سنت مستفیضہ سے ہی اور انکار اسکا

منجر ہوتا ہے انکار طریقہ نبویہ کی طرف پس جو شخص متقی کذائی یعنی
باوجود تصدیق بما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موصوف بالفضائل
العملیہ من الضروریات والمستحسنہ ومتحرز عن السیئات من الکبائر والصغائر
ظاہراً وباطناً بحسب ظن غالب مرید کے ہو تو وہ قابل بیعت کے ہے کہ اوسکے
ہاتھ پر توبہ کرے اور اوسکو نائب پیغمبر سمجھے اور وسیلہ وصول الی اللہ
جانے [illegible]ل ہوا ومنکرین صوفیان باصفا نے اس عبارت قول الجمیل
تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے ظاہر الفاظ کو دیکھکر اس
بیعت مروجہ کو بدعت مذمومہ قرار دیا اور کہدیا کہ سوای بیعت قبول
خلافت کے بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات آنحضرت کے بالاتفاق متروک
ہوگئی پس یہ بیعت مشائخ صوفیہ کی سنت مستحسنہ ہونہ رہی وہ عبارت یہ
ہے فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّہَا مَقْصُوْرَۃٌ عَلٰی قُبُوْلِ الْخِلَافَۃِ وَاَنَّ الَّذِیْ یَعْتَادُہٗ
الصُّوْفِیَّۃُ مِنْ مُبَایَعَۃِ الْمُتَصَوِّفِیْنَ لَیْسَ بِشَیْءٍ حال آنکہ خود حضرت شاہ
ولی اللہ صاحب نے اس اعتراض منکرین کو سنکر فَظَنَّ قَوْمٌ سے رد اس
شبہہ مردودہ کا کردیا اور لکہدیا کہ اس قوم جہلہ نے سوای بیعت
خلافت کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہے اور بیعت صوفیہ

کو محض بے اصل سمجھا ہی باوجودیکہ اصل اس بیعت توبہ کی سنت نبوی
سے ثابت ہی اور بیعت عام ہی خاص خلافت کے واسطے نہین چنانچہ جلد
ثانی مصفی شرح موطا مین لکھتے ہین باب البیعۃ علی ارکان الاسلام
وترک الکبائر وغیر ذلک وفیہ دلیل علی ان البیعۃ غیر مقصورۃ
علی قبول الخلافۃ والذی یتعاھدہ مشایخ الصوفیۃ لہ وجہ
اور سوا اسکے اس آیت کریمہ مین بھی بما عاھد سے تعمیم بیعت
کی سمجھی جاتی ہی اور واسطے ایفاے معاہدہ کے خواہ وہ ترک معاصی
وبجا آوری جملہ احکام شرعیہ کا ہو خواہ خاص ہو واسطے جہاد
اور اسلام کے حق تعالی کی طرف سے وعدہ عطای اجر عظیم ہی آیہ کریمہ ومن
اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما اور بھی صحیح بخاری
مین وارد ہی کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفہ
سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان کو خلیفہ
مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت یہ کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ
رسولہ والخلیفتین من بعدہ اور بروایت امام احمد یہ مروی ہی ابایعک
علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر پس ان روایات سے

اسلام اور ترک کبائر وغیرہ پر اس بات کی دلیل ہے کہ بیعت قبول خلافت پر منحصر نہین اور جو کچھ مشائخ صوفیہ نے عادت کی ہی اوسکے لیے ایک وجہ ہے

اور جس چیز کا کہ عہد کیا ہی جو شخص پورا کرے گا اوس سے

چیز پر کہ عہد کیا اوسپر اللہ سے تو قریب ہے کہ دیگا اوسکو اجر بڑا

تیرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہون کتاب اللہ پر اور رسول اللہ کی سنت پر اور دونون خلیفہ کی

سنت پر جو اونکے بعد ہوئے بیعت کرتا ہون اور سیرت ابو بکر و عمر کی

تیرے ہاتھ پر اللہ کی کتاب اور اوسکے رسول کی سنت اور ابو بکر و عمر کی سیرت پر

بھی ظاہر ہو کہ یہان سوای بیعت تقوی کے دوسری کوئی بیعت مقصود نہین
ہو سکتی کہ بیعت تقوی مین خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب داخل ہین اس ہو
اعتراض منکرین کا کہ جو بیعت فتح مکہ تک آنحضرت سے ثابت ہو وہ بیعت اسلام
وجہاد تھی اور جو بیعت توبہ تھی سو وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی دفع ہو گیا
اسواسطے کہ کسی قسم کی بیعت ہو وہ داخل بیعت توبہ ہی بیعت توبہ کیا ہو سب
گناہونسے توبہ کرنا اور وعدہ عمل وامر شرعیہ ہی اور یہی بیعت اسلام بھی ہی
کہ اسمین شرک وکفر ودیگر گناہون سے تائب ہونا اور بجا آوری احکام
شرعیہ کا عہد کرنا ہی اسیطرح بیعت جہاد بھی ہو کہ اوس مین ثبات قدم
کا بمقابلہ جنگ کفار کے اقرار کرنا اور نافرمانی رسول اللہ ونزاع باہمی
سے بیزار ہونا ہی پس ترک بیعت توبہ سے بیعت مطلقہ کا ترک لازم آتا ہو
حالانکہ یہ بیعت مطلقہ تو نص قرآنی واحادیث صحیحہ سے ثابت ہی بیعت
اسلام وبیعت توبہ وبیعت تقوی سب ایکہی چیز ہین بقول شخصے

	آنکھین جدا جدا ہین مگر نور ایک ہی	

اور بیعت جہاد ان بیعتون کی ایک فرد ہی اور سوا اسکے اور اقسام
کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری رہین چنانچہ

یہ بات ان ابواب صحیح بخاری سے ظاہر ہے باب البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ
وباب البیعۃ علی ایتاء الزکوۃ وباب کیف یبایع الامام الناس
کہ اس باب مین بہت سے اقسام بیعت کا ذکر ہے پس بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سواے بیعت خلافت کے اور کسی بیعت
کو سنون نہ سمجھنا محض جہالت و نادانی ہے اور علت [illegible]یث
دانی اور اصل اس بیعت مروجہ صوفیہ کی وہی بیعت تقوی و توبہ
ہے کما مر فی عبارۃ شرح الموطا اور بحکم آیہ کریمہ وابتغوا الیہ
الوسیلۃ کے ہر مسلم ومسلمہ کو چاہیے کہ کسی مرد صاحب باطن
سے بشرطیکہ جملہ عقائد واعمال اوسکے ظاہر شریعت غرا کے موافق
ہون واسطے تقرب الی اللہ وحصول اتباع سنت رسول اللہ
کے بیعت کرلے اور بجا آوری احکام شرعیہ مین خوب ثابت قدم
رہے اور معارف وسلوک وتصفیہ باطن کے طریقے اپنے مرشد سے
سیکھے کہ بدون اسکے انسان کو تزکیہ نفس وتجلیہ قلب کے
بعد معرفت الٰہی کا حاصل ہونا اور منزل قربت اور مرتبہ
کمال عبدیت تک پہونچنا مشکل ہے

ہرگز نرسد بے مدد پیر بجائے
بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

حررہ العبد الآسی محمد عبد العلی المدراسی عفا عنہ ربہ الاناسی

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دلپذیر و قطعہ بے نظیر افضل الکتاب الموسوم بہ محمد عظمت جناب مولانا نعمت صاحب فرنگی محلی لکھنوی
تقریظ نگار بے نظیر مولوی اللہ بخش محمد اللہ صاحب فرنگی محلی

الحمد للہ کہان اوس خالق کون و مکان کی رفعت شان کہان مین کج مج زبان کیونکر
حرف حمد زبان پر لاؤن کہ بوالعجبی ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہان وہ سردار انس و جان
قاسم حور و جنان کہان مین ژولیدہ بیان کسطرح مضمون نعت مین تیزی طبع دکھاؤن
کہ سراسر بے ادبی ہی آل عظام و اصحاب کرام کی بھی احسانات ایسے نہین کہ شکر اونکا ادا ہو
آخر کار مناسب یہی ہی کہ اظہار مدعا ہو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ محبان رسول مختار کے لئے دوام
خوشنودی و دیدار خدا ہی اور مخالفان زشت کار کیواسطے رحمت ابدی اور جہنم کی سزا ہی
جو لوگ محبت نبوی کا دم بہرتے ہین اور جوش طبع سے ذکر خیر حضرت کا کرتے ہین درجہ
اونکا بلند ہی اور خدا اور رسول اونسے خوشنود لاریب حضرت کا ذکر پاک کیمیائے قلوب

اہل صفا ہے اور مجلس ذکر مورد رحمت خدا ہی۔ اس سے مومنین کو تازہ ہدایت ہوتی ہی
اہل دلونکو نئی راحت ہوتی ہی۔ گذشتہ تجربہ سے یہ محفل اقدس ذکر خیر کے لیے جاری ہوئی، اسی
حیلہ سے صدہا دوستدار اونکی جان نثاری ہوئی، علما و فضلا مشائخ و فقرا ہر زمانہ کے اسکو
پسند کرتے آئے، ارباب تحقیق نے اس مضمون کے صدہا رسالہ تحریر فرمائے، جس سے آجتک
اس خیر جاری کو قیام ہوا مگر بعد تحقیق تام اب بعض اہل شکوک و اوہام کو اسمین کلام ہوا
چنانچہ ایک فتوی حسب اصرار ارباب صدق و صفا جواز محفل میلاد شریف وادای بیعت کے
اثبات مین جناب فیضمآب بحر رائق علوم معقولہ، کنز دقائق فنون منقولہ، کشاف اسرار یزدان
کریم، بحر مواج فیضان عمیم، مرجع مسترشدان قریب و بعید، عمی و استاذی جناب
مولانا حافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب دام بالفیوض والمواہب
فرنگی محلی لکھنوی نے ایسی تحقیق سے تحریر فرمایا کہ روح القدس نے مژدہ مرحبا مرحبا
جزاک اللہ سنایا، فی الواقع اسمین ما قل و دل کا مصداق ظاہر کیا ہی، دریا کو کوزے
مین بھرا ہی جسوقت یہ فتوی شائع ہوا، اکثر خواص و عوام اہل اسلام کو نافع ہوا۔ چنانچہ
بنظر نفع عام باہتمام تام و تصحیح الکلام مطبع وحید ہوا، احمدی مین نہایت خوشخط و صاف
با ترجمہ اردو بر حاشیہ بطور رسالہ مسمی بہ ہدیہ حمیدیہ چھاپا گیا جسنے دیکھا پسند کیا
سفیدی اوسکی نور علی نور ہے سیاہی اوسکی سواد دیدۂ حور ہے، ہر دائرہ اوسکا شمسہ ہلال
ہر نقطہ اوسکا کوکب فلک کمال الٰہی جب تک تیرا اجلال موجودات پر جاری رہے اس
رسالہ کے فیض ہدایت سے محفل میلاد شریف جاری رہے آمین بحق طٰہٰ و یٰسین

قطعہ تاریخ تکمیل فتوی

استاذ دعم اکرم مقبول رب عالم ‏— سلطان کشور دین مولای اہل تصدیق
علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ ‏— کشاف سر قران روح روان تدقیق
علم و عمل مین کامل عبد الحمید فاضل ‏— ماہ منیر عرفان شاہ سریر تحقیق
جسدم قلم اوٹھایا بحر روان دکہایا ‏— سب جانتے ہین انکی تصنیف اور تعلیق
فی الحال ایک فتوی ایسا لکہا ہے عمدہ ‏— شرما کے منکرون نے کرلی ہے اسکی تصدیق
ثابت کیا ہی اوس مین مولود اور بعیت ‏— پروردگار عالم دے سبکو نیک توفیق

عظمت لیے انہو لستہ اوجہا جو سال تمیل
ہاتف نے یہ ندا دی کیا خوب پاکی ہی تحقیق
۱۳۰۲ھ

تقریظ نفیس فرید کشور تحریر عالم بے نظیر جناب مولوی محمد اعظم صاحب شاہجہانپوری صانہ اللہ عن الشر المعنوی والصوری

وہ زبان کہان جو حمد ملک العلام کہون وہ ذہن نہین جو شکر ایزد منعام کرون دیس بغیر اعتصام درود خیر الانام ہی جو منعوت بلولاک لما خلقت الافلاک و صلی اور دار ثمثال السمال لیس لہا انفصام و صلوٰۃ سید الانبیاء العظام ہی جو منعوت وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہین اور آل و اصحاب جو اوتاد خیام دین تہے او پر الف الف تحیہ و سلام اما بعد خادم الطلبا ابو المعظم محمد اعظم شاہجہانپوری بخدمت ارباب دقائق عرض کرتا ہی کہ ان دنون بفضل خدا اسی یہ رسالہ بہیہ المسمی بہ ہدیہ حمیدیہ من تصنیف ابارع الاقتران مانوت الاشباہ والامثال الفائق علی الاقاصی والادانی العالم المتوقد مولانا الحافظ ابو الحکام

محمد عبد الحمید صانہ اللہ عن مشاغبۃ الغبی والبلید، کہ جنہون نے دریا کوزہ مین بند کیا
فی الحقیقت ایسی زبان صاف مین جو غرابۃ وتعقیدات، وحشو وتنافر کلمات سے بالکل خالی
ہے مطلب ادا فرمایا، کہ مخالفین حالت ارتعاص مین ہوگئے، مدعی احتیاص مین پڑگئے ہ
ہر مسئلہ مدلل ہر دعوی براہین مسلسل سے ثابت کیا، کالقرنفل الذی کہئے تو بجا ہو، روضۂ
نعیم مین گلزار کہیے تو زیبا ہو، وہ نکات لکھے کہ سبحان اللہ، دور موشگافیان فرمائے کہ ماشاء
اللہ، نور نظر اس احباب بدی کے دیکھنے سے مجبور، اور خاتش بصیرت اسکے اقتباس نور سے
معذور ہین، صنعت سہل وممتنع کہون تو دور نہین، دوسرا اگر لکھے تو مقدور نہین، ارباب
عقل صائب سمجھینگے، اور اصحاب رای ثاقب جانینگے، کہ تصنیف کچھ آسان کام نہین، ہر شخص
اس کوچہ مین فائز المرام نہین، نکات جو اس رسالہ مین لکھے دیدہ ہین نہ شنیدہ ممکن ہے فہم ناقص
اوسکے سمجھنے سے بعید ہو، اب خدا سے یہ التجا کہ اس کتاب سے خواص وعوام کو فیضیاب، اور جمیع
جملہ ارباب اولی الالباب، اور مصنف کو جزاء خیر وثواب عطا فرمائین خیر الکلام ما قل ودل
طوالت باعث ملالت نہ ہو ورنہ ایجاز کلام کرتا ہون اور تاریخ طبع زیب صفحہ ہذا لکھتا ہون،

قطعہ تاریخ

نسخۂ پاکیزہ یہ جب چھپ گیا	سال کی مجھکو تھی اعظم خبر
لے اوٹھا دانوے سے دل نے کہا	ہے یہ گل دیدۂ اہل نظر

قطعہ تاریخ از فطین نوعی متین المعی مولوی محمد ولی صاحب گسنڈوی سلمہ اللہ القوی

کامل عصر اوستادم مولوی عبد الحمید	ذکر پاکش گشت نزد عارفان محبوب دل
کرد ثابت بیعت ومیلاد را با صد نصوص	پیش گاہ اہل تحقیق است چون مطلوب دل
صاف وروشن طبع شد چون قلب صاف اے ولی	بہر تاریخش ملک گفتہ زہے مرغوب دل

تقریظ دلپذیر مطبوع عدیم النظیر فاتحہ کتاب مستطاب خاتمہ باذکا مولوی محمد سعید الدین صاحب بہاری امیٹھوی سلمہ اللہ الصمد الوہاب

حمد حمید حامد لائق محمود و احمد ہے ؛ اور وصف جمیل واسعف سزاوار موصوف محمد ہے ؛ جسکے وجود باجود سے کون و مکان انس و جان موجود ہوئے ؛ اور جسکی میلاد مسعود سراسر بہبود میں ابن و آن عالم امکان اپنے معبود حقیقی کو بہچانکر سربسجود ہوکے ؛ پابند قیام وجود ہوئے اوسکی محبت نتیجۂ دنیا و آخرت ہے ؛ اور اوسکی عداوت ثمرۂ زجر و ملامت ہے ؛ جسنے اقرار کیا صدیق واتقی کا خطاب پایا ؛ اور جسنے انکار کیا زندیق واشقی کہلایا ؛ تو وہ آئنہ رونمائی کمالات انسانیہ ہوا ؛ یہ سرچشمۂ خیالات شیطانیہ ہوا ؛ جیسا تقوی ویسا رتبہ ؛ جیسا دعوی ویسا نہ شبہ ؛ مخبر حقیقی کا قول صادق ہو ؛ صاف قرآن مجید ناطق ہے ؛

اما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ؛ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ؛ اوسی نے تعظیم کے طریقے سکھائے ؛ اوسی نے آداب کے واجب بتائے ؛ کسکا دل کسکی زبان ہے جو اوسکی یادہی کا بیان

اللھم صل علی محمد وعلی الہ الطاہرین واصحابہ المکرمین وازواجہ واھل بیتہ اجمعین

ایسے محبوب بے مثال کے اوصاف کا بیان باعث تقویت دین و ایمان ہے ؛ اور ایسے محسن کی شان کی یاد سے سہو و نسیان دلیل خسران و حرمان ہے ؛ جو لوگ ذکر رسول میں اہتمام کرتے ہیں ؛ مال و زر صرف کرکے تقسیم شیرینی و طعام کراتے ہیں وے بسبب اس خیرات کے پہلے آیہ کے مطابق مستحق ثواب عظیم ہیں ؛ اور جو لوگ اس ذکر خیر سے منع کرتے ہیں سخت لے وشدید ہوکر باب خیرات بند کرنے کا التزام کرتے ہیں وہی دوسری آیۃ کے موافق مستوجب عذاب الیم ہیں ؛ ناواقفوں کے لیئے ایک سند کافی اور منکروں کا جواب شافی مدعیوں کا مبطل دعوی کتاب و سنت کا خلاصہ یہہ فتوی ہے جسکو عالم عامل صوفی کامل واقف معقول و منقول حاوی فروع و اصول ہمہ تن محو لقای مرشدی سراپا آئنہ جمال محمدی استاذی مولانا ابو الحامد محمد عبد الحمید ابقاہ اللہ المجید علی رؤس الطالبین الی یوم الوعید خلف الصدق قطب الاقطاب غوث الدہر حضرت مولانا محمد عبد الحلیم ادخلہ الکریم فی دار النعیم نے بڑی تحقیق و تدقیق سے تحریر فرمایا اور مواہیر علمای دین سے مزین کرکے افادۂ عام و رفاہ عوام کے لیئے ایک عالی ہمت نے طبع کرایا اللہ تعالی اونکو اس امر خیر کا اجر عظیم عطا فرماوے ؛ اور منکرین کو اسکی برکت سے راہ حق پر لاوے ؛ آمین ثم آمین

صاحب فضل و کرامت مولوی عبد الحمید
پرتو انوار حق ہو اونکا سینہ آئنہ
امتثال الامر حق میں یہ بیان [illegible]
آئین کے یوں کرکے تحریر میں اونکی صفات
جو کوئی [illegible] لائیگا وہ ہرگز ایمان

جنکے علم و فضل پر نازان ہے باب عقول
قطب ربانی پہ ہے فیضان ہادی کا نزول
رتبۂ عالی ولایت کا ہوا [illegible] حصول
خوب ہے مختصر لکھنؤ میں [illegible]
جو کرے انکار [illegible]

عقل اونکی آفتاب چہرۂ فیضان علم
اونکی وعظ و پند ہے [illegible] کلام [illegible]
شادمان ہو گروہ [illegible]
جب لکھا تحقیق [illegible] میلاد نبی
جب ہوا تاریخ کو قصد سعید [illegible]

فکر اونکی [illegible] ہے دامان قبول
اونکی زہد و اتقا ہے مرضی [illegible]
اونکی خدمت میں جو آیا بادل [illegible] ملول
[illegible] ہو گیا واقف [illegible] مرد جہول
[illegible] فتوی [illegible]
۱۳۰۳ھ

اعلان ضروری

متبعان سنت محمدی و عاشقان رسول احمدی کو
مژدہ ہو کہ عرصے سے مخالفین ذکر رسول مقبول
مقبول کے مٹانے
کا دم بھرتے تھے محفل میلاد
شریف وادائے بیعت سے منع کرتے تھے۔ اب
جناب فیضمآب قدوۃ الفاضلین عمدۃ الکاملین حضرت مولانا حافظ
ابوالحامد محمد عبد الحمید صاحب دام برکاتہ فرنگی محلی لکھنوی کا ارشاد حق
وتحقیق حق دیکھکر سب کے چہرے فق ہوئے۔ بعض لوگ اپنی سوء عقیدت سے تائب
اور بعضے ترقی شقاوت سے سینہ شق ہوئے۔ کس نے آجتک ان دونوں باتوں کا
اسطرح نصوص و دلائل سے صاف صاف ثبوت دیا ایسی تحقیق کے ساتھ کسنے رسالہ یا فتوی تحریر کیا
یہ ہمارے مولانا کا فیضان ہی جس سے تازگی ایمان ہی جسنے یہ فتوی ایک نظر سے دیکھا دوبارہ
مشتاق ہوا۔ اور اطراف وجوانب کے لوگوں کو سنکر زیادہ اشتیاق ہوا۔ لہذا راقم نے
بطور رسالہ مسمی بہ ہدیہ حمیدیہ بصرف زر کثیر حسب اجازت حضرت مولوی صاحب مطبع
دبدبہ احمدی میں چھپوایا جسنے ہزاروں آدمیونکو طریقہ حق پر چلایا۔ فی رسالہ
(۲/) قیمت ہی۔ زائد جلدوں کے خریدار کے لیے تخفیف کی
وسعت ہی۔ امید کہ کوئی صاحب بدون
اجازت حضرت مولانا صاحب
چھاپنے یا چھپوانیکا ارادہ
نفرمائیں جسقدر نسخے مطلوب ہوں راقم سے یا صاحبان
مندرجہ ذیل سے منگائیں۔ وما علینا الا البلاغ
راقم محمد عبد العلے لکھنؤ چوک سجد بیر
کوچہ شاہ جیرا۔

مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنؤ محلہ مشک گنج